www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



عبدالرشید عراقی

# محدث دہلویؒ

## اور ان کے ممتاز شاگرد

# مولانا شمس الحق ڈیانویؒ عظیم آبادی

## حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ

حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م ۱۳۲۰ھ) حضرت مولانا محمد اسحاق دہلویؒ (م: ۱۲۶۲ھ) کے شاگرد تھے۔ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلویؒ نے ۱۲۵۸ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت کی اور ان کے بعد ان کی مسندِ تدریس کے وارث مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ ہوئے۔

مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (م ۱۳۸۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

> شاہ اسماعیل شہیدؒ کے اس مسابقت الی الجہاد و فوز بہ شہادت کے بعد ہی دہلی میں الصدر الحمید مولانا شاہ محمد اسحاقؒ صاحب کا فیضان جاری ہوگیا۔ جن سے شیخ الکل میاں صاحب السید نذیر حسین محدث دہلویؒ مستفیض ہوکر دہلی کی مسندِ تحدیث پر متمکن ہوئے۔ میاں صاحب کا یہ درس ۶۰ برس تک قائم رہا۔ ابتداء میں آپ تمام علوم پڑھاتے رہے مگر آخری زمانہ میں صرف حدیث و تفسیر پر کاربند رہے۔ (۱)

حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ سے اس ۶۰ سالہ دور میں ہزاروں طلباء مستفید ہوئے اور برصغیر کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ (م: ۱۳۷۳ھ) نے بھی اعتراف کیا ہے کہ درس و تدریس میں حضرت شیخ الکل مرحوم و مغفور کی خدمات قابل قدر ہیں۔ سید صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ:

> "علمائے اہلحدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت بھی قدر کے قابل ہے۔ پچھلے عہد میں



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



نواب صدیق حسن خاں مرحوم کے قلم سے اور مولانا سید نذیر حسین دہلویؒ کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا۔ بھوپال ایک زمانہ تک علمائے حدیث کا مرکز رہا۔ قنوج، سہسوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے۔ شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے۔ اور دہلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحبؒ کی مسندِ درس بچھی تھی اور جوق در جوق طالبینِ حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درسگاہ کا رُخ کر رہے تھے" (۲)

مولانا سید حکیم عبدالحی الحسنیؒ (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں کہ :

"علمائے حدیث میں میاں سید نذیر حسین دہلویؒ کا اسمِ گرامی بھی ہے۔ آپ کا سن وفات ۱۳۲۰ھ ہے۔ آپ شاہ اسحاق دہلویؒ کے شاگرد ہیں۔ دہلی میں آپ نے مسند افادہ عام بچھائی۔ اور آپ کے علم سے اہل عرب و عجم کی بہت بڑی تعداد نے فائدہ اٹھایا" (۳)

شیخ محمد اکرامؒ (م ۱۳۹٦ھ) تحریر فرماتے ہیں :

"اس دور کے ایک دوسرے بزرگ جن کا فیض نواب صدیق حسن خاںؒ سے بھی زیادہ پھیلا۔ سید نذیر حسین محدثؒ تھے۔ جو صوبہ بہار کے رہنے والے تھے۔ لیکن پٹنہ میں مولانا سید احمد بریلویؒ کا وعظ سننے کے بعد دہلی کا رخ کیا۔ (۱۲۴۳ھ) اور مسلک ولی اللہی کے کئی بزرگوں سے استفادہ کیا۔ حدیث کی تکمیل آپ نے شاہ محمد اسحاق صاحبؒ مہاجر مکی شاہ عبدالعزیز دہلویؒ سے کی۔ اور جب وہ مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے۔ تو آپ نے دہلی کی مسجد اورنگ زیب میں حدیث اور تفسیر کا درس شروع کیا اور کوئی ۵۰ برس اس خدمتِ عظیمہ میں گزار دیئے۔ (۴)

## حضرت شیخُ الکلّ کے تلامذہ :

حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین کے تلامذہ میں بے شمار حضرات نے درس و



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور کئی حضرات نے دعوت و تبلیغ کو اپنا شعار اور زندگی کا مقصد قرار دیا۔ اور کئی تلامذہ نے تصنیف و تالیف کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا۔

درس و تدریس میں مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ)، مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ)، مولانا محمد بشیر سھوانی (م ۱۳۲۶ھ)، مولانا سید عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ)، مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ)، مولانا سید عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ)، مولانا حافظ محمد لکھوی (م ۱۳۱۱ھ)، مولانا محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ)، مولانا عبدالجبار عمرپوری (م ۱۳۳۴ھ)، مولانا غلام حسن سیالکوٹی (۱۳۳۱ھ)، مولانا احمداللہ پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۲ھ) اور مولانا عبدالوھاب ملتانی دہلوی (م ۱۳۵۱ھ) تھے۔ ان حضرات نے ساری زندگی حدیث پڑھنا اور پڑھانا مشغلہ رکھا۔

مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کے بارے میں مولانا سید عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) نے مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کے تلامذہ میں ان سے زیادہ کسی کے بھی شاگرد نہیں ہوئے۔ (۵)

مولانا حافظ عبداللہ غازی (م ۱۳۳۷ھ) کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

> "مولانا سید محمد نذیر حسین کی درسگاہ میں ایک نامور حافظ عبداللہ غازی پوری تھے۔ انہوں نے درس و تدریس کے ذریعہ خدمت کی۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور کو ان کے شاگردوں میں نہیں ملا" (۶)

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے تلامذہ میں ایک جماعت ایسی ہے، جنہوں نے دعوت و تبلیغ کے ذریعہ تحریکِ اصلاح و تجدید کی آبیاری کی۔ اور پورے برصغیر کو اپنی تگ و تاز کا مرکز بنایا۔ ان میں مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ)، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ)، مولانا غلام رسول لکھوی (م ۱۲۹۱ھ)، مولانا سلامت اللہ جے راج پوری



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



(م۱۳۲۲ھ)، مولانا عبدالغفار مہدانوی ؒ (م۱۳۱۵ھ)، اور مولانا غلام نبی الرمانی سوہدروی ؒ (م۱۳۴۸ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں ایک ایسا گروہ بھی ہے جنہوں نے دعوت و تبلیغ اور بدعات و محدثات کی پُرزور تردید کی۔ اور لوگوں کو صحیح اسلامی زُہد و عبادت سے روشناس کرایا۔ ان میں مولانا شاہ عین الحق پھلواروی ؒ (م۱۳۳۳ھ)، مولانا عبداللہ غزنوی ؒ (م۱۲۹۸ھ)، مولانا عبدالجبار غزنوی ؒ (م۱۳۳۱ھ)، مولانا غلام رسول قلعوی ؒ (م۱۲۹۱ھ) اور مولانا محمد لکھوی ؒ (م۱۳۱۲ھ) کافی نمایاں ہیں۔

تصنیف و تالیف میں حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے اس سلسلے میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی ؒ (م۱۳۲۹ھ)، مولانا محمد سعید بنارسی ؒ (م۱۳۲۲ھ)، مولانا وحید الزمان حیدر آبادی ؒ (م۱۳۳۸ھ)، مولانا عبدالتواب ملتانی ؒ (م۱۳۶۸ھ)، مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی ؒ (م۱۳۲۵ھ)، مولانا عبدالرحمان مبارکپوری ؒ (م۱۳۵۳ھ)، مولانا عبدالسلام مبارکپوری ؒ (م۱۳۴۲ھ)، مولانا سید احمد حسن دہلوی ؒ (م۱۳۳۸ھ)، مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ (م۱۳۶۷ھ)، مولانا ابوالمکارم محمد علی مئوی ؒ (م۱۳۵۲ھ)، مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی ؒ (م۱۳۶۹ھ)، اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ (م۱۳۷۵ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ علمائے اہلحدیث کے مقصد صرف فقہ کے چند مسائل نہ تھے۔ بلکہ امامتِ کبریٰ، توحیدِ خالص، اتباعِ نبی کریم ﷺ کی بنیادی تعلیمات تھیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے مختلف ذرائع (درس و تدریس، دعوت و تبلیغ، جہاد اور تصنیف و تالیف) استعمال کئے۔

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے تلامذہ نے کتاب و سنت کی امامت کے لئے درسِ قرآن و حدیث کا آغاز کیا۔ ایک درس تو نماز فجر کے بعد مساجد میں دیا جاتا تھا۔ جس میں عام فہم زبان میں کتاب و سنت کی روشنی میں مسائل سے روشناس کرایا جاتا تھا، مولانا محمد عزیز سلفی ؒ کہتے ہیں کہ:

"اس درس میں قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کرنے کے بعد سادہ ترجمہ سنایا جاتا



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



تھا۔ بعد ازاں قرآن و حدیث کی روشنی میں ان آیات کی تفسیر بیان کر کے مسائل و احکام پر تفصیلی بحث کی جاتی تھی۔ اس قسم کے درس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ عوام کو قرآن فہمی کے مواقع میسر آنے لگے۔ اور ان کے لئے شریعت کے احکام مسائل کو سمجھنا آسان ہو گیا" (۷)

مستقل دینی تعلیم کے لئے دینی مدارس قائم کئے۔ اور برصغیر کا کوئی صوبہ ایسا نہیں تھا کہ جہاں اہلحدیث کے مدارس نہ ہوں۔ عربی نظام میں اصلاح و نصاب میں ترمیم اور طلباء کے لئے ہوسٹل کا قیام سب سے پہلے علمائے اہلحدیث نے کیا اور اس سلسلہ میں حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)، مولانا محمد ابراہیم آروی نے اس طرف قدم اٹھایا:

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

"مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ میں مولانا ابراہیم آروی وہ شخص تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے عربی تعلیم اور عربی تدریس میں اصلاح کا خیال قائم کیا اور مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ (۸)

اب یہاں مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) کے مختصر حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے میرے اس مقالہ کا عنوان بھی "مولانا شمس الحق عظیم آبادی" ہے۔

(عبدالرشید عراقی)

# مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی

مولانا شمس الحق بن امیر علی بن مقصود علی، ۲۷ ذیقعد ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء عظیم آباد کے محلہ رمنہ میں پیدا ہوئے۔ (۱۳) ان کے ننہال "ڈیانواں" میں تھے اور ان کی والدہ محترمہ زیادہ تر ڈیانواں میں رہتی تھیں۔ اس لئے آپ کی تعلیم و تربیت ڈیانواں ہی میں ہوئی۔ ۱۱ سال کے تھے کہ آپ کے والد امیر علی نے ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۸ء میں انتقال کیا۔ ڈیانواں ہی میں آپ کی تعلیم کی ابتداء ہوئی۔ ڈیانواں میں آپ نے مولانا محمد ابراہیم نگرنسوی (م ۱۲۸۲ھ) مولانا عبدالحکیم شیخ پوری (م ۱۲۹۵ھ) مولانا لطف علی بہاری (م ۱۲۹۶ھ) اور مولانا نور احمد ڈیانوی (م ۱۳۱۸ھ) سے فارسی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



کی کتابیں اور علم معقول و منقول اور منطق وغیرہ میں تعلیم حاصل کی۔ (۱۴)

۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں تحصیلِ علم کے لئے رحلت کی اور لکھنؤ پہنچے یہاں آپ ایک سال رہے اور مولانا فضل اللہ لکھنوی (م۱۳۱۱ھ) سے معقولات کا درس لیا۔ محرم ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء میں مراد آباد تشریف لے گئے اور مولانا بشیرالدین قنوجی (م۱۲۹۶ھ) سے استفادہ کیا۔ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء کو واپس وطن آئے۔ اور ایک سال قیام کے بعد دوبارہ مراد آباد مولانا بشیرالدین قنوجی (م۱۲۹۶ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علمِ بلاغت و معانی، ترجمۂ قرآن مجید اور مشکوٰۃ المصابیح کا کچھ حصہ پڑھا۔ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں دہلی حضرت الشیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م۱۳۲۰ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء ایک سال تک آپ کا دہلی میں قیام رہا۔ اور آپ سے حدیث کی سند حاصل کی۔ ۶ سال بعد ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء میں دوبارہ دہلی تشریف لے گئے اور اڑھائی سال تک آپ کا قیام دہلی میں رہا۔ اس عرصہ میں ترجمہ قرآن مجید معہ تفسیر جلالین، مؤطا امام مالک، سنن دارمی، سنن دار قطنی، صحاحِ ستہ وغیرہ سبقاً سبقاً پڑھیں۔ مولانا حکیم عبدالحی الحسنی (م۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں۔

ثم سافر الی دهلی و قرء علی الشیخ نذیر حسین الدهلوی ا لقرآن الحکیم والجلالین والمؤطا وسنن الدارمی و سنن الدارقطنی والصحاح الستة ۔ (۱۵)

دہلی کے دوسرے سفر میں علامہ حسین بن مُحسن یمانی انصاری (م۱۳۲۷ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے صحاحِ ستہ کے اطراف پڑھ کر حدیث کی سند و اجازت حاصل کی۔ علامہ حسین بن محسن یمانی کے درسِ حدیث میں آپ کا شرکت کرنا آپ کی سعادت تھی کیونکہ علومِ حدیث میں دسترس اور اس کے متعلقات میں واقفیت کے لئے علامہ حسین بن محسن کا درسِ حدیث تلامذہ کے لئے ایک نعمتِ خداوندی تھا۔ شیخ حسین بیک واسطہ علامہ محمد بن علی شوکانی (م۱۲۵۰ھ) صاحب "نیلُ الاوطار" کے شاگرد تھے اور ان کی سندِ حدیث بہت عالی اور قلیلُ الوسائط سمجھی جاتی تھی۔



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



مولانا ابوالحسن علی ندوی" لکھتے ہیں کہ:

"علامہ حسین بن محسن یمانی" ہندوستان آئے تو علماء و فضلا (جن سے بہت سے صاحبِ درس و صاحبِ تصنیف بھی تھے) نے پروانہ وار ہجوم کیا اور فنِ حدیث کی تکمیل کی اور ان سے سند لی۔ تلامذہ میں نواب سید صدیق حسن خان"، مولانا محمد بشیر سہسوانی"، مولانا شمس الحق ڈیانوی"، مولانا عبداللہ غازی پوری"، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی"، مولانا سلامت اللہ جے راج پوری"، نواب وقار نواز جنگ"، مولوی وحید الزمان حیدر آبادی"، علامہ محمد طیب مکی" اور شیخ ابوالخیر احمد مکی"، شیخ اسحاق بن عبدالرحمان نجدی" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (۱۶)

مولانا محمد عزیز سلفی" لکھتے ہیں کہ:

"مولانا عظیم آبادی" کی یہ بڑی خوش قسمتی تھی کہ ان کو اپنے زمانے کے دو جلیل القدر محدثین (مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی"، علامہ حسین بن محسن یمانی") سے استفادے کا موقع ملا۔ یہ اسی کا فیض ہے کہ آپ کی پوری زندگی علم و فن کی اشاعت، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور دینی علوم خصوصاً حدیث کی شرح و تحقیق میں گزری" (۱۷)

۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء میں آپ حجِ بیت اللہ سے مُشرف ہوئے اور حرمین شریفین کے متعدد اہلِ علم و فضل سے استفادہ کیا۔ مولانا حکیم عبدالحی الحسنی" (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں۔

"سافر الی الحجاز سنة احدی عشرة و ثلاث مائة وألف و فحج و زار و أدرك المشائخ فاستفاد منهم و آفاد" (۱۸)

حرمین شریفین میں آپ کا قیام ۶ ماہ تک رہا اور محرم ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء میں آپ وطن واپس آئے۔

مولانا شمس الحق عظیم آبادی" نے دہلی ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۶ء سے واپسی کے بعد ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی اور باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com



ملک کے گوشے گوشے سے طلباء آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مستفید ہوتے۔ طلباء کے لئے کتب کی فراہمی اور ان کی رہائش و خوراک کا سامان بھی خود کرتے۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ چند مشہور علمائے کرام کے نام یہ ہیں۔

(۱) مولانا احمد اللہ پر تاب گڑھی (۱۳۶۲ھ)

(۲) مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی (م۱۳۸۱ھ)

(۳) مولانا ابو القاسم سیف بنارسی (م۱۳۶۹ھ)

(۴) مولانا عبد الحمید سوہدروی (م۱۳۳۰ھ)

(۵) مولانا فضل اللہ مدراسی (م۱۳۶۱ھ)

(۶) مولانا شرف الحق محمد اشرف ڈیانوی (م۱۳۲۶ھ)

(۷) مولوی ابو عبد اللہ، محمد زبیر ڈیانوی (م۱۳۲۹ھ)

(۸) مولانا حکیم محمد ادریس ڈیانوی (م۱۳۸۰ھ) [۱۹]

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ افتاء کا کام بھی انجام دیتے تھے۔ اپنے زمانۂ قیامِ دہلی میں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کی موجودگی میں فتویٰ دیتے تھے۔ ان کے کئی ایک فتاویٰ "فتاویٰ نذیریہ" میں درج ہیں۔ اور ان پر ان کے دستخط ثبت ہیں۔

مولانا عظیم آبادی کا سب سے بڑا علمی کارنامہ کتبِ حدیث کی اشاعت ہے۔ آپ نے زرِ کثیر صرف کر کے حافظ ابنِ تیمیہ، حافظ ابنِ قیم اور حافظ ذہبی کی متعدد کتابیں طبع کرائیں۔

مولانا محمد شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی ساری زندگی کتاب و سنت کی نُصرت و حمایت اور شرک و بدعت کی تردید و بیخ کنی میں بسر کر دی۔ حدیث کے خلاف کسی قسم کی معمولی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ ڈاکٹر عمر کریم پٹنوی نے جب امام بخاری (م۲۵۶ھ) اور ان کی کتاب الجامع الصحیح کے خلاف "الجرح علی البخاری" کے نام سے ۴ جلدوں میں کتاب لکھی۔ تو مولانا عظیم آبادی نے اپنے شاگرد مولانا ابو القاسم سیف بنارسی (م۱۳۶۹ھ) سے اس کا جواب "حل مشکلات بخاری" کے نام سے ۴ جلدوں میں لکھوایا۔ اور ڈاکٹر عمر کریم کے دوسرے رسائل

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



کے جواب میں بھی مولانا سیف بنارسی ؒ سے الامر المبرم، ماء حمیم صراط مستقیم، الریح العقیم اور العُرجون القدیم لکھوا کر اپنے خرچ سے شائع کیں۔ اِسی طرح جب مولانا شبلی نعمانی ؒ (م ۱۳۲۲ھ) نے "سیرۃُ النعمان" لکھی۔ تو اس کا جواب مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی ؒ سے (م ۱۳۳۶ھ) "حسنُ البیان" کے نام سے لکھوایا۔ اور مولانا عبدالسلام مبارکپوری ؒ (م ۱۳۴۲ھ) سے امام بخاری ؒ (م ۲۵۶ھ) کے حالات اور ان کے عِلمی کارناموں پر "سیرتُ البخاری" لکھوائی اور اس کی طباعت وغیرہ کا ذمہ لیا۔ مگر افسوس کہ سیرتُ البخاری کی اشاعت سے قبل مولانا عظیم آبادی ؒ نے انتقال کیا۔

مولانا ظہیر احسن شوق نیموی ؒ (م ۱۳۲۲ھ) ایک غالی حنفی عالم تھے۔ انہوں نے بے شمار رسائل مسلک اہلحدیث کی تردید میں لکھے۔ ان رسائل کا جواب دینے کے لئے مولانا عظیم آبادی ؒ نے مولانا محمد سعید محدث بنارسی ؒ (م ۱۳۲۲ھ) اور مولانا ابوالمکارم محمد علی مئوی ؒ (م ۱۳۵۲ھ) کو تیار کیا۔ چنانچہ ان ہر دو علمائے کرام نے مولانا شوق نیموی ؒ (م ۱۲۲۲ھ) کے رسائل کا جواب دیا اور یہ رسائل چھپوا کر مُفت تقسیم کروائے۔

مولانا شمس الحق ؒ میں دینی حمیت بہت زیادہ تھی۔ حدیث و سنت کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔ بدعات و خرافات سے سخت نفرت تھی۔ توحید اور اتباعِ سنت کے پُرجوش داعی تھے۔

مولانا عبدالقدوس ہاشمی لکھتے ہیں کہ:

> "مولانا شمس الحق ؒ محدث مرحوم کی ذاتِ مبارکہ اور ان کی تصنیفی و تدریسی کارناموں کو دیکھ کر ہر آدمی ایک ہی نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اس نیک بندہ کو اگر اللہ تعالیٰ نے حافظہ، ایمان اور اخلاص عطا فرمایا تو اس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ سنتِ رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ اور اشاعت پر صرف کردیا۔ ساری عمر ایک ہی دُھن میں زندگی بسر کی۔ اور اپنی جان بلکہ بڑی حد تک اپنی دولت و تونگری کو بھی اس مقصد پر لگا دیا" (۲۰)



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



مولانا شمس الحق ؒ جملہ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم تھے اور تمام علوم پر وسیع نظر تھی۔ فن حدیث اور اس کے متعلقات پر بھی گہری نظر تھی۔ اقسامِ حدیث، صحیح، ضعیف، مرفوع، موقوف، معلل اور منقطع اور دوسری اقسام پر غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔ اخلاق و عادات میں بھی بہت بلند تھے۔ ہر مسلک کے علماء اور اربابِ کمال سے ان کے تعلقات بہت اچھے تھے اور ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مولانا سید عبدالحئی الحسنی ؒ (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں:

وکان حلیما متواضعا کریما عفیفا صاحب صلاح و طریقة ظاهرة مُحِبّاً لأهل العلم (۲۱)

وہ بڑے حلیم، متواضع، شریف پاک دامن، نیک اور عُمدہ طور و طریقہ کے مالک اور اہل علم سے محبت کرنے والے تھے۔

مولانا شمس الحق ؒ نے ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ بمطابق ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء کو ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ (۲۲)

## تصنیفات

مولانا شمس الحق ؒ درس و تدریس اور افتاء کے ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کی تصنیفات کتبِ حدیث کی شرح و تحقیق، تصحیح و تعلیق کے علاوہ فقہ و فتاویٰ، رجال و تاریخ اور تذکرہ و سِیَر پر ہیں، ان کے مطالعہ سے ان کے علمی تبحر، جامعیت، وُسعتِ نظر، حدیث و فقہ میں بصیرت اور رجال و اسناد و تاریخ میں مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ذیل میں آپ کی تصانیف کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔

(۱) غایۃُ المقصود فی حلِّ سنن ابی داوٗد (عربی) ۳۲ جلد

(۲) عونُ المعبود علی سنن ابی داوٗد (عربی) ۴ جلد

یہ دونوں کتابیں صحاحِ ستہ کے مشہور رُکن امام ابو داوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



(م۲۷۵ھ) کی مشہور کتاب سنن ابی داوٗد کی شروح ہیں۔
غایۃُ المقصود مُفصّل اور عونُ المعبود مختصر ہے۔
مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ بھوجیانی (م۱۴۰۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

حضرت میاں صاحب، مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م۱۳۲۰ھ) کے فیض یافتہ تلامذہ میں سے مولانا محمد شمس الحق ڈیانویؒ عظیم آبادی نے بہ توفیقِ الٰہی ایک قدم آگے بڑھایا۔ اور تہیہ فرمایا کہ مدارس میں صحاحِ ستہ کے جو متون پڑھائے جاتے ہیں ان کے شروح و تعلیقات و حواشی بھی ایسے ہونے ضروری ہیں، جو حسبِ منشاء شاہ ولی اللہؒ اصحابُ الحدیث کی ترجمانی کی خدمت سرانجام دیں۔ اور اس طرح مصنفینِ صحاح کے مقصد اور فقہی و فنی حیثیت کو بروئے کار لایا جائے۔ لہٰذا مولانا شمس الحقؒ صاحب نے سُنن ابی داوٗد کا انتخاب کیا۔ اور اس کی دو ایسی شرحیں لکھیں (غایۃُ المقصود مبسوط اور عونُ المعبود مختصر) جو بہ لحاظ متنِ حدیث اور بہ لحاظ فقہُ الحدیث آٹھویں صدی ہجری کے کسی محدث و محقق کی تالیف معلوم ہوتی ہیں۔ ہر حدیث کا فنی مرتبہ، ابواب و اسناد کا تدریسی حل جو ہمارے مدارس کے اعتبار سے بالکل نیا انداز ہے اور ایسا مفید ہے کہ جس کی بعد میں آنے والے اصحابُ الرائے قسم کے شارحین نے بھی پیروی فرمائی ہے۔ حدیثِ پاک سے فقہی استنباط کی راہ بھی ان شرحوں میں وا کردی گئی ہے اور بڑے غیر مسبوق فقہی مباحث "عونُ المعبود" میں آگئے ہیں۔ (۲۳)

## (۳) التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (عربی)

یہ کتاب امام ابوالحسن علی بن عمر دار قطنیؒ (م۳۸۵) کی مشہور کتاب سنن دار قطنی کی مختصر شرح اور تعلیق ہے اس میں مولانا عظیم آبادیؒ نے حدیثوں کی تحقیق و تنقید، ان کے علل، مصالح، مطالب اور بعض مشکل مقامات کو حل کیا ہے اور ائمہ فقہ و اجتہاد کے مذاہب و مسالک پر بھی بحث کی ہے۔ شروع میں مولانا عظیم آبادیؒ نے سنن اور صاحبِ سنن کا تعارف بھی کرایا ہے۔



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



(۴) رفع الالتباس عن بعض الناس

(رسالہ بعض الناس فی رفع الوسواس کے جواب میں)

(۵) اعلام اهل العصر باحکام رکعتی الفجر (عربی)

(۶) المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف

(حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے نام ایک مکتوب

(۷) القول المحقق فی إخصاء البهائم (فارسی) (جانور کو خصی کرنا جائز ہے یا نہیں، اس کی تحقیق)

(۸) عقود الجمان فی جواز تعلیم الکتابة للنسوان

(فارسی) (حدیث کی روشنی میں عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا جائز ہے)

(۹) الاقوال الصحیحة فی احکام النسیکة (فارسی) (عقیقہ اور ولادت کے وقت اذان دینے کا مسئلہ)

(۱۰) غنیة الالمعی (عربی) ...... (اس رسالہ میں حدیثی اور فقہی اُمور پر بحث کی گئی ہے)

(۱۱) تعلیقات علی (اسعاف المبطاء حال المؤطاء) (عربی)

(علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) کی تصنیف اسعاف المبطا پر ایک مفید، مختصر اور عمدہ تعلیق)

(۱۲) الکلام المبین فی الجهر بالتامین والرد علی القول المتین (اردو)

(مولوی محمد علی مرزاپوری کے رسالہ " القول المتین فی اخفاء التامین " کے جواب میں۔

(۱۳) التحقیقات العُلی بإثبات فریضة الجمعة فی القُری (اردو)

(یہ رسالہ دیہات میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے بارے میں ہے)

(۱۴) هدایة النجدین الی حکم المعانقة والمصافحة بعد العیدین (اردو)

(اس رسالہ میں عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں، اس کی تحقیق کی گئی ہے)

(۱۵) فتوی رد تعزیہ داری ........ (اردو) (موضوع نام سے ظاہر ہے)

یہ تمام کتابیں نمبر ۱ تا ۱۵ مطبوع ہیں۔ [۲۴]



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



## غیر مطبوعہ تصانیف

(۱۶) تنقیح المسائل (اردو)

(مولانا عظیم آبادی" کے فتاویٰ کا مجموعہ بزبانِ عربی، فارسی، اردو) (۲۵)

(۱۷) الرسالۃ فی الفقہ (فتاویٰ)

(۱۸) ھدیۃ اللوذعی بنکات الترمذی (عربی) (جامع ترمذی کا مقدمہ)

(۱۹) الوجازۃ فی الإجازۃ..... (مولانا عظیم آبادی" نے اس کتاب میں اپنی سندوں کا تذکرہ کیا ہے جو ان کے حدیث میں استاد تھے۔ اور ان کی تعداد ۱۱ اتنائی ہے)

(۲۰) فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری (عربی)

(۲۱) النجم الوھاج شرح مقدمۃ صحیح مسلم بن الحجاج (عربی)

(۲۲) تعلیقات علی سنن نسائی (عربی)

(۲۳) تحفۃ التواریخ (فارسی)...... علمائے کرام کے حالات

(۲۴) تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء (فارسی)..... علمائے کرام کے حالات

(۲۵) نیایۃ الرسوخ فی معجم الشیوخ (عربی)....... اپنے اساتذہ کے حالات

(۲۶) تفریح المتذکرین بذکر کتب المتاخرین (فارسی)

(۲۷) النور الامع فی اخبار صلاۃ الجمعۃ عن النبی الشافع (عربی)

(۲۸) تحفۃ المھتجدین الابرار فی اخبار صلوہ الوتر و قیام رمضان عن النبی المختار (عربی)

(۲۹) غایۃ البیان فی حکم استعمال العَنبر والزعفران

(۳۰) سوانحِ عمری مولانا عبداللہ جھاڑیاں آلہ آبادی (اردو) (۲۶)



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



# حواشی و حوالہ جات

۱۔ ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات: ص۲۰ ــــ ۲۔ تراجم علمائے حدیث ہند: ج۱ص۳۶ ــــ ۳۔ الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند (اردو): ص۲۰۲ ــــ ۴۔ موج کوثر: ص۶۸ ــــ ۵۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ص۳۱۲ ــــ ۶۔ تراجم علمائے حدیث ہند: ج۱ص۲۷ ــــ ۷۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی" حیات و خدمات: ص۲۳ ــــ ۸۔ تراجم علمائے حدیث ہند: ج۱ص۳۶ ــــ ۹۔ حیات شبلی: ص۳۰۸ ــــ ۱۰۔ ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات: ص۱۴۹ ــــ ۱۱۔ حیات شبلی: ص۳۰۵ ــــ ۱۲۔ تراجم علمائے حدیث ہند، ج۱، ہندوستان میں اہلحدیث علمی خدمات ــــ ۱۳۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ص۱۷۹، تذکرہ علمائے حال: ص۳۱، حیات ثنائی: ص۶۲۸ ــــ ۱۴۔ نزہۃ الخوطر: ج۸ ص۱۷۹ ــــ ۔ تذکرہ علمائے حال: ص۳۱ ــــ ۱۵۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ ص۱۷۹ ــــ ۱۶۔ حیات عبدالحی، طبع کراچی: ص۸۰ ــــ ۱۷۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات خدمات: ص۵۲ ــــ ۱۸۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ص۱۸۰ ــــ ۱۹۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات و خدمات: ص۵۶ ــــ ۲۰۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات و خدمات: ص۱۴ ــــ ۲۱۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ ص۱۸۰ ــــ ۲۲۔ الامر المرم: ص۲۱۲ ــــ ۲۳۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی حیات و خدمات مقامہ: ص۱۰ ــــ

۲۴۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی حیات و خدمات مقامہ: ص۱۰

۲۵۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ص۱۸۰، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات

۲۶۔ مولانا عظیم آبادی کے فتاویٰ کی ایک جلد علمی اکیڈیمی کراچی سے شائع ہو چکی ہے (عراقی)

۲۷۔ نزہۃ الخواطر: ج۸ ص۱۸۰، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات، مولانا شمس الحق" عظیم آبادی حیات و خدمات

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ